مولانا محمد ایوب ڈیروی

دارالعلوم حقانیہ اور افغان جہاد؟
صحافتی بدیانتی اور احسان فراموشی کا نادر نمونہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف منسوب ایک قیمتی مقولہ جو سلیم صافی جیسے احسان فراموش انسان پر صادق آتا ہے، حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ اس شخص کے شر سے بچو جس کے ساتھ احسان کرو۔ چنانچہ سلیم صافی کا شمار بھی اِسی زمرے میں آتا ہے۔(۲ جولائی) کے اپنے کالم "جرگہ" میں انہوں نے حسب سابق، حسب روایت اور حسب معمول اپنے دیرینہ بغض، حسد، اور بے بنیاد الزام تراشی کا سلسلہ ایک بار پھر شروع کردیا کہ دارالعلوم حقانیہ، مولانا سمیع الحق کا جہاد افغانستان اور تحریک طالبان افغانستان کے ساتھ کوئی موثر کردار نہیں؟ تو موصوف کو اگر یاد ہو کہ جب آپ ایک گمنام چھوٹی سطح کے رپورٹر صحافی تھے اور چند ڈالروں کے عوض ایک انگریز صحافی کے ہمراہ افغانستان بغیر ویزہ اور بغیر اجازت کے جاسوسی کیلئے گئے تھے ،شمالی افغانستان میں احمد شاہ مسعود اور دیگر طالبان مخالف رہنماؤں سے ملاقاتیں کرکے واپس آرہے تھے کہ کنڑ میں طالبان نے جاسوسی کے آلات سمیت رنگے ہاتھوں گرفتار کیا تو آپ کی رہائی اور جاں بخشی کیلئے آپ کے بہنوئی زاہد صاحب (سابق کنٹریکٹر پی ٹی سی اکوڑہ خٹک حالاً مقیم مردان) مولانا سمیع الحق کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی رہائی کیلئے درخواست کی۔ بعد میں اسی رہائی کے سلسلے میں این این آئی کے سینئر رہنما، سینئر صحافی جناب طاہر خان صاحب اور جناب عبدالرحمٰن صاحب بیورو چیف پشاور بھی مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے بھی آپ کی جاں بخشی کے لئے مولانا سے تحریک طالبان افغانستان پر آپ کی رہائی کے لئے اپنے اثر ورسوخ کو بروئے کار لانے کی سفارش کی۔لہٰذا ان سفارشوں کی بناء پر مولانا سمیع الحق صاحب نے اپنے سیکرٹری مولانا سید یوسف شاہ کے ذریعے جلال آباد کے اس وقت کے گورنر مولانا صدر اعظم حقانی کو فون ملایا اور انہیں اس تمام صورتحال پر آگاہ کیا اور فوری رہائی کا کہا گیا جس کے جواب میں ایک دن بعد گورنر نے فون پر بتایا کہ سلیم صافی نامی شخص ایک انگریز صحافی کے ساتھ طالبان کی جاسوسی کرتے ہوئے پکڑا گیا ہے،اور ان حالات میں جاسوس کے لئے سنگین سزا تجویز کی گئی ہے۔ یہ انتہائی گھناؤنی اور خطرناک جرائم میں گرفتار ہوا ہے۔جس پر مولانا نے واضح کیا کہ اس

شخص کو میں نہیں جانتا مجھے پشاور کے معزز صحافیوں نے اپروچ کی ہے اس کی رہائی کے سلسلے میں لہٰذا آپ میری یہ سفارش دیگر اعلیٰ حکام تک پہنچادیں ۔لہٰذا بڑی کوششوں کے بعد کنڑ کے علاقہ سے آپ کو پاکستان بدر کردیا گیا۔تو جناب صافی صاحب اگر کچھ یاد آیا ہو تو ٹھنڈے دماغ سے سوچئے ۔اگر بقول آپ کے مولانا سمیع الحق کا طالبان پر اثر ورسوخ نہ ہوتا تو آج آپ اپنے محسن مولانا سمیع الحق صاحب پر الزام تراشی اور بدترین سیاسی تعصب کا اظہار نہ کرتے نظر آتے۔اس وقت آپ کو معلوم تھا کہ طالبان سے مولانا سمیع الحق کا ہی تعلق ہے ۔لیکن اب آپ کی آپ کا تجاہل عارفانہ کیوں؟

افسوس یہ ہے کہ پختون تو اپنے محسن کی سات نسلوں کا بھی احترام کرتے ہیں، آپ کیسے قبائلی پختون روایات کے امین ہیں؟ جو نیکی کے باوجود گزشتہ کئی برسوں سے مسلسل مولانا سمیع الحق کی ذات کو وقتاً فوقتاً ہدف تنقید بلکہ مشق ستم بنائے پھرتے ہیں اور کوئی نہ کوئی بہانہ آپ کو طنز و تشنیع اور الزامات کے لئے چاہیے ہوتا ہے ۔اگر آپ کی گرفتاری والا یہ واقعہ جھوٹ پرمبنی ہے کہ مولانا سمیع الحق کا کردار آپ کی رہائی کے سلسلے میں نہیں ہے تو آپ قرآن پر ہاتھ رکھ کر اس سے براءت کا اظہار کریں یا طاہر خان وغیرہ صحافیوں سے اس واقعہ کی تردید کرائیں۔

باقی آپ کا یہ کہنا کہ عرفان صدیقی نے افغان طالبان کو پاکستان میں متعارف کرایا تو آیئے اس کا بھی ایک مختصر سا جائزہ لیں: جس وقت عرفان صدیقی ہفت روزہ "تکبیر" میں تحریک طالبان کو گالیاں اور الزامات لگا رہے تھے ،اور آپ کی طرح گلبدین حکمت یار کے گن گاتے تھے ، اس وقت ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک کافی عرصے سے تحریک طالبان افغانستان کے دفاع اور تعارف میں لگا ہوا تھا، ریکارڈ کے لئے مجلہ الحق مئی 1996ء ملاحظہ کریں اس کے بعد عرفان صدیقی صاحب مولانا سمیع الحق کی تحریک اور کاوشوں سے تحریک طالبان کے تعارف میں لگ گئے ۔اور وزیراعظم کے مشیر بننے تک ملا عمر اور طالبان کے ترجمان بنے رہے۔

باقی آپ کی ناقص معلومات یہ ہیں کہ آپ نے دارالعلوم کے ایک شہید استاد کے متعلق یہ لکھا کہ مولانا سمیع الحق نے انہیں کہا کہ آپ دارالعلوم میں خطبہ نہ دیا کریں تو جناب دارالعلوم حقانیہ میں تو گزشتہ بیس برس سے جامع مسجد میں ایک ہی خطیب شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب ہیں جو خطبہ دیا کرتے ہیں اور مولانا مرحوم نے کبھی دارالعلوم کی مسجد میں خطبہ نہیں دیا تو کجا حکیم اللہ محسود کے کہنے پر وہ دوبارہ خطبہ جاری کرتے اور یہ کہنا کہ مولانا سمیع الحق مولانا فضل الرحمٰن کے پاس جان بخشی کے لئے آئے کہ مجھے حکیم اللہ سے بچاؤ تو جس لیڈر پر اس کی مشرف نواز پالیسیوں اور مغرب پرستانہ پالیسیوں کی

وجہ سے تین بار تحریک طالبان نے خودکش حملے کئے ہوں اور وہ خود بچارا بم پروف گاڑیوں میں چھپتا پھر رہا ہو تو وہ مولانا سمیع الحق کو کہاں بچاتا؟

۱) باقی عمران خان کو یہودی ایجنٹ کے لقب سے دارالعلوم حقانیہ کے مرکزی اور قدیم ترجمان رسالہ ''الحق'' یا مولانا سمیع الحق نے کبھی یہودی ایجنٹ نہیں کہا۔(البتہ مولانا لطف الرحمٰن اپوزیشن لیڈر کے پی کے اسمبلی اور اس کی جماعت دن رات عمران خان کو یہودی ایجنٹ کہتے ہیں اور اسمبلی کے فلور پر لطف الرحمٰن نے کہا کہ حقانیہ سے یہ فنڈ لے کر تمام مدارس پر مساوی تقسیم کیا جائے تو پھر یہودی حکومت کا فنڈ اپنے مدارس کے لئے مانگنا کہاں کی دانشمندی ہے)اگر حوالہ دیا جائے تو اس کا تفصیلی جواب بھی دیا جائیگا۔

۲) آپ نے کالم میں زیادہ زور اس بات پر دیا ہے کہ دارالعلوم حقانیہ اور مولانا سمیع الحق کا افغانستان کے جہاد سے سرسری تعلق ہے اور زیادہ تعلق گلبدین حکمت یار اور جماعت اسلامی کا ہے، بیشک آپ ہزار کالم بھی لکھ لیں لیکن پوری یورپی دنیا ہی مولانا سمیع الحق کو اس حوالے سے اہم ترین کردار سمجھتے ہیں۔اس سلسلے میں چند ٹھوس ناقابل تردید حقائق پیش خدمت ہیں، امید ہے اس سے آپ کو کافی تسلی ہوگی کہ یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ حکمتیار صاحب کو جہادی سرگرمیوں میں عظیم مجاہد مولانا یونس خالص بانی حزب اسلامی نے لگایا جو شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے اولین شاگرد تھے، جسے مولانا مرحوم نے جہاد کیلئے اپنا جانشین قرار دیا اور جو حقانیہ کے اولین اولڈ بوائے تھے۔اسی مرد مجاہد نے امریکہ جا کر صدر ریگن کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی مگر آپ کے ممدوح حکمت یار نے حزب اسلامی کو توڑ کر اپنے لیڈر کے اسی نام سے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا دی۔دارالعلوم حقانیہ مولانا عبدالحق اور مولانا سمیع الحق کے بارہ میں ان لیڈروں کے دو چار اعترافات بطور نمونہ پیش ہیں:

۳) انجینئر گلبدین حکمت یار، سربراہ حزب اسلامی افغانستان کا نذرانہ عقیدت

''جہاد افغانستان کے نازک اور حساس اور سنگین حالات میں بھی محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی جرات، نصرت، دعاؤں اور تعاون کی تمام افغان ملت معترف ہے ان کے تلامذہ اور فضلاء حقانیہ کا کردار حزب اسلامی سمیت افغانستان کے تمام مسلمانوں کیلئے باعث افتخار ہے۔(مکتوبات مشاہیر)

وہ بے شمار خطوط میں مولانا سمیع الحق کے جہادی کردار کی تحسین کرتے ہیں اور ان سے مشورے

اور رہنمائی مانگتے ہیں اور پاکستان کو امریکی پشت پناہی سے روکنے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں۔
ملاحظہ ہو مکتوبات مشاہیر ص ۱۵۲ تا ۱۶۵ (تصدیق کیلئے اصل خطوط بھی مہیا کیے جاسکتے ہیں)۔

۴) پروفیسر عبدالرب رسول سیاف، سربراہ اتحاد اسلامی افغانستان کا ہدیہ تبریک

"شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ان کی عظیم تاریخی مساعی جہاد افغانستان میں مجاہدین کی بھرپور سرپرستی محاذ جنگ کے اکثر جرنیلوں کی خصوصی تعلیم و تربیت افغان ملت کے اکابر علماء و مشائخ کو خصوصی ہدایات جہاد افغانستان کے ہر نازک مرحلے میں ان کی پرسوز دعائیں اور مفید ترین مشوروں اور خالص دینی رہنمائی کے صدقے آج ہم آزاد افغانستان میں آزادی کی سانس لے رہے ہیں، افغان ملت کا ہر فرد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے تقدس، جہاد میں سبقت اور عظمت کا معترف ہے" (مکتوبات مشاہیر)

ایک بڑے منظم جہاد گروپ کے سربراہ پروفیسر عبدالرسول سیاف مولانا کے پاس آتے رہے۔ ۹ جنوری ۱۹۹۱ء کو دارالعلوم آکر ایک گھنٹہ کے خطاب میں مولانا اور دارالعلوم کے کردار کو سراہا۔ (مکتوبات مشاہیر، ج ہفتم، ص ۱۷۴)

افغانستان کے سابق صدر جناب پروفیسر برہان الدین ربانی مختلف مرحلوں میں بار بار دارالعلوم حقانیہ آتے رہے انہوں نے اپنے خطوط اور خطبات میں حقانیہ کے تاریخی کردار کو ایک حقیقت قرار دیا، ایک موقع پر خطاب میں کہا کہ حقانیہ ہمارے لئے بخارا کا مدرسہ میر عرب بن چکا ہے جس نے روسی انقلاب میں کردار ادا کیا وہی کردار آج روس کے دوسرے انقلاب میں حقانیہ ادا کررہا ہے۔ (مکتوبات مشاہیر ج ہفتم ص ۱۸۰ تا ۱۸۸)

۵) وزیراعظم نواز شریف کا خراج تحسین اور اعتراف عظمت و کمال

افغانستان اور پاکستان کے ممتاز علماء اور رہنماؤں خصوصاً اکوڑہ خٹک کے مولانا عبدالحق مرحوم کے (جہاد افغانستان میں) کردار کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں انکی تقلید میں انکے صاحبزادے (مولانا سمیع الحق) کی خدمات بھی لائق تحسین ہیں۔ (ٹی وی اور ریڈیو پر قوم سے خطاب ۵ مئی ۱۹۹۲ء ساڑھے سات بجے شام) (الحق خصوصی نمبر، ص ۷۱۲)

جہاں تک افغان جہاد میں آپ کے ممدوح جہادی لیڈروں حکمت یار، برہان الدین ربانی، استاد سیاف، کے بنیادی کردار کا تعلق ہے تو مدار خاتمہ کا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے آخر میں ان لیڈروں کے جہادی کردار کو بے نقاب کردیا کہ سوویت یونین کی شکست کے بعد ان لیڈروں نے باہمی قتل و قتال کا بازار گرم

رکھا۔ بے گناہ ہزاروں مسلمانوں کو اپنی ہوس اقتدار کی بھینٹ چڑھایا۔ افغانستان کو وار لارڈ کے نذر کیا۔ تیس لاکھ شہداء کے خون سے غداری کی اور جب مجبوراً طالبان آئے اور امن قائم کیا اور جہاد کو منطقی انجام ملک کی غیروں سے آزادی اور شریعت کے نفاذ تک پہنچانے کیلئے میدان میں کود پڑے تو یہ لیڈر اپنے قوم کے اس بہادر بچوں کے خلاف سینہ سپر ہوئے اور جب امریکہ نے روس کی جگہ تسلط جمایا اور دنیا بھر کے اسلام دشمن نیٹو کے شکل میں ملک پر مسلط کیے تو آپ کے یہ عظیم جہادی لیڈر امریکہ کے پٹھو حکمرانوں حامد کرزئی، اور اب اشرف غنی کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ ان کے پارلیمنٹوں میں بیٹھ گئے، دو تہائی مناصب اور عہدوں پر فائز ہوئے جناب حکمت یار نے تو حال ہی میں رسوائے زمانہ اشرف غنی سے شراکت اقتدار کا معاہدہ کیا۔ یہ تھا ان کے جہاد کا سوء عاقبۃ جس سے اللہ سب کو محفوظ رکھے۔ مولانا سمیع الحق صاحب سے صافی صاحب کا بغض، حسد اور تعصب کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ طالبان نے صافی جیسے خوشہ چین اور ان لیڈروں کے ٹکڑوں پر پلنے والوں کے حکمرانی کے سبز باغات اور خیالی محلات کو چکنا چور کیا۔ اب طالبان کی وجہ سے پیدا ہونے والی حسرت اور غصہ کو مولانا ہی پر نکالتے رہتے ہیں۔

صافی کو دفاع پاکستان کونسل سے ناقابل برداشت تکلیف ہے کیونکہ وہ امریکی جارحیت، نیٹو سپلائی اور ڈرون حملوں کے خلاف واحد پلیٹ فارم ہے۔ جنوری ۲۰۰۱ء میں جب مولانا سمیع الحق کی دعوت پر ملک کی سیاسی، دینی اور جہادی طاقتیں اکٹھی ہوئیں اور کونسل کے سربراہ کے لئے مولانا سمیع الحق پر سب کا اتفاق ہوا تو سب سے زیادہ اس وقت کے حکمران امریکی پٹھو پرویز مشرف کے نفس ناطقہ اور وزیر داخلہ ریٹائرڈ جنرل معین الدین حیدر تلملا اٹھے اور پریس کانفرنسیں کرتے رہے مولانا سمیع الحق کے خلاف اسلحہ لہرانے کا مقدمہ درج کرایا۔ اس کونسل میں آپ کے ممدوح مرحوم قاضی حسین احمد اور اس کی پوری جماعت پوری قوت سے مولانا کے شانہ بشانہ کھڑی تھی اور آج بھی پوری استقامت سے ساتھ دے رہی ہے اور تو اور افغان جہاد کی عمر بھر مخالفت کرنے والے مرحوم اجمل خٹک بھی تاسیسی اجلاس میں شریک ہوئے اور مولانا کی مکمل تائید کا اعلان کیا۔ بریلوی مکتب فکر کے دونوں عظیم قائد مولانا شاہ احمد نورانی مرحوم، مولانا عبدالستار نیازی نے بھی کھل کر دفاع کونسل کا مرتے دم تک بھرپور ساتھ دیا۔

اور اگر آپ کے بقول مولانا سمیع الحق مقتدر قوتوں کی ایماء پر یہ سب کچھ کرتے آرہے ہیں تو چلیں ایک لحظہ کے لئے یہ مفروضہ یونہی سہی، اپنے وطن کی سرحدوں کی خلاف ورزی پر نکلتے ہیں۔ امریکہ اور مغرب کے مظالم کے خلاف نکلتے ہیں۔ پانامہ لیکس والے لٹیروں کے دفاع میں تو سینہ تان کے کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔ جنرل مشرف اور زرداری بچاؤ جیسے گرتی حکومتوں کے نہ کبھی پشتیبان و ترجمان بنے۔

مولانا سمیع الحق نے بارہا پریس کانفرسوں میں پریس والوں کے سوال کو دو ٹوک جواب دیا کہ اگر پاکستان کی درپردہ قوتیں بیرونی قوتوں کے خلاف دفاع کونسل کے ہیں تو اس مقدس اور حب الوطنی پرمبنی مشن میں پس پردہ قوتیں درپردہ کیوں رہیں۔وہ کھل کر سامنے آجائیں ہم نے انکے پیچھے کھڑے ہوکر ملک کی آزادی اور تحفظ کیلئے کھل کر ساتھ دیں گے۔آپ بھی کئی کالم اسٹیبلشمنٹ کی ضرورتوں کے تحت لکھتے رہتے ہیں حتیٰ کے افغانستان حکومت کے بھی آپ بہت قریب سمجھے جاتے ہیں،اس کی بھی توجیہ آپ ہی کرسکتے ہیں؟پھر مولانا کے خلاف تازہ کالم کے نکات بھی منسٹر کالونی کے ''دائمی سرکاری مہمان'' کی ''خاص فرمائش'' اور ''خاص ہدایات'' کے سلسلے میں لکھوایا گیا ہے۔جو ''دیانتدارانہ'' صحافت کا ''شاہکار'' ہے۔اسی طرح آپ نے دوتین مرتبہ مولانا کے متعلق لکھا ہے،وہ نہ کبھی افغانستان جہاد کے لئے گئے ہیں،اور قاضی حسین احمدؒ کی اسلحہ والی ویڈیو کا ذکر کیا ہے،تو جناب چند تصاویر مولانا جلال الدین حقانی اور دیگر زعماء جہاد کے ساتھ خوست اور تورہ بورا کے محاذوں پر ملاحظہ ہوں جو مولانا کی انگریزی کتاب ''افغان طالبان وار آف اڈیالوجی''میں ملاحظہ کریں۔

اس کے علاوہ آپ تسلسل کے ساتھ مولانا سمیع الحق صاحب کے بیٹوں کے متعلق لکھتے چلے آرہے ہیں کہ وہ کبھی جہاد کے لئے نہیں گئے۔تو ریکارڈ کی درستگی کے لئے نوٹ کرلیں کہ ان کے دونوں صاحبزادے مولانا حامد الحق حقانی اور مولانا راشد الحق سمیع جہاد افغانستان کے دوران باربار جاتے رہے، اور خوست کے محاذ پر ان پر روسی جنگی جہازوں کی خطرناک بمباری میں اللہ تعالیٰ نے انہیں نئی زندگی بھی بخشی۔مولانا فضل الرحمٰن خلیل،مفتی جمیل بانی اقراء سکول،اور مولانا شیر علی شاہؒ بھی اس کے گواہ تھے۔ابھی تورغر بھی دشمن فوجی قبضے میں تھا ان دنوں کی بات ہے تو جناب جہاد پہ جانے کیلئے آپ سے سرٹیفکیٹ لینے کی ضرورت نہیں تھی۔ان دنوں آپ ہوائی چپل پہن کر غلیل سے محلّہ کے گھروں کے مٹکے توڑا کرتے تھے۔

شیشے کے گھر میں بیٹھ کہ پتھر ہیں پھینکتے
دیوار آہنی پہ حماقت تو دیکھئے